دوسرا فقہی اجتماع مجلس تحقیقات شرعیہ، ندوۃ العلماء لکھنؤ

منعقدہ ۳،۴/مئی ۱۹۶۷ء، دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

موضوع: مسئلہ رؤیت ہلال

تجاویز

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى

مسئلہ رؤیت ہلال کے سلسلہ میں سوال و جواب، بحث و مباحثہ اور مسئلہ کے ہر پہلو پر پوری ذمہ داری کے ساتھ غور وفکر کے بعد مجلس اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ

۱۔نفس الامر میں پوری دنیا کا مطلع ایک نہیں ہے، بلکہ اختلاف مطلع مسلّم ہے، یہ ایک واقعاتی چیز ہے،اس میں فقہاء کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے،اور حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

۲۔البتہ فقہاء اس باب میں مختلف ہیں کہ صوم اور افطار صوم کے باب میں یہ اختلاف مطلع معتبر ہے یا نہیں؟ محققین فقہاء احناف اور علماء امت کی تصریحات اور ان کے دلائل کی روشنی میں مجلس کی متفقہ رائے ہے کہ بلاد بعیدہ میں اس باب میں بھی اختلاف مطلع معتبر ہے،البتہ بلاد قریبہ میں اس کا اعتبار نہیں ہے۔

۳۔بلاد بعیدہ سے مراد یہ ہے کہ ان میں باہم اس قدر دوری واقع ہے کہ عادۃً ان کی رؤیت میں ایک دن کا فرق ہوتا ہے،ایک شہر میں ایک دن پہلے چاند نظر آتا ہے اور دوسرے میں ایک دن بعد،ان بلاد بعیدہ میں اگر ایک کی رؤیت دوسرے کے لئے لازم کردی جائے تو مہینہ کسی جگہ ۲۸ دن کا رہ جائے گا اور کسی جگہ ۳۱ دن کا قرار پائے گا،حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے۔

۴۔بلاد قریبہ وہ شہر ہیں جن کی رؤیت میں عادۃً ایک دن کا فرق نہیں پڑتا ہے،فقہاء ایک ماہ کی مسافت کی دوری کو جو تقریباً ۵۰۰۔۶۰۰ میل ہوتا ہے، بلاد بعیدہ قرار دیتے ہیں،اور اس سے کم کو بلاد قریبہ،مجلس اس سلسلہ میں ایک ایسے چارٹ کی ضرورت سمجھتی ہے جس سے معلوم ہو جائے کہ مطلع کتنی مسافت پر بدلتا ہے،اور کن کن ملکوں کا مطلع ایک ہے۔(۱)

۵۔ہندوستان اور پاکستان کے بیشتر حصوں اور بعض قریبی ملکوں مثلاً نیپال وغیرہ کا مطلع ایک ہے،علماء ہندو پاک کا عمل ہمیشہ اسی پر رہا ہے،اور غالباً تجربہ سے بھی یہی ثابت ہے،ان ملکوں کے شہروں میں اس قدر بعد مسافت نہیں ہے کہ مہینہ میں ایک دن کا فرق پڑتا ہو،اسی بنیاد پر ان دونوں ملکوں میں جہاں بھی چاند دیکھا جائے شرعی ثبوت کے بعد اس کا ماننا ان دونوں ملکوں کے تمام اہل شہر پر لازم ہوگا۔

۶۔مصر اور حجاز جیسے دور دراز ملکوں کا مطلع ہندو پاک کے مطلع سے علیحدہ ہے، یہاں کی رؤیت ان ملکوں کے لئے اور ان ملکوں کی رؤیت یہاں والوں کے لئے ہر حالت میں لازم اور قابل قبول نہیں ہے،اس لئے کہ ان میں اور ہندو پاک میں اتنی دوری ہے کہ عموماً ایک دن کا فرق ان میں واقع ہو جاتا ہے،اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ۔

---

(۱) جناب مولانا عبد الماجد دریابادی صاحب مدیر صدق جدید (رکن مجلس) کا ایک گرامی نامہ ۱۴مئی ۱۹۶۷ء کو موصول ہوا جس میں انہوں نے تجویز میں اپنی جانب سے ایک نوٹ درج کرنے کی فرمائش فرمائی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے: اس قسم کا چارٹ ماہرین فلکیات ہی تیار کر سکتے ہیں،ایک ماہ کی مسافت کی دوری کا معیار اب کام نہیں دے سکتا۔محمد اسحاق

۷۔ہوائی جہاز سے اتنی بلندی پر اڑ کر چاند دیکھنا جس سے مطلع متاثر ہوتا ہو، معتبر نہیں ہے، اور شریعت نے اس کا مکلّف بھی نہیں کیا ہے، فقہی کتابوں میں جہاں اونچی جگہوں پر چڑھ کر چاند دیکھنے کا تذکرہ ملتا ہے اس سے مراد وہ اونچائی ہے جو عموماً شہر میں ہوا کرتی ہے تاکہ مکان اور درختوں کی بلندی افق کو دیکھنے میں حائل نہ ہو، خواہ وہ کسی ذریعہ سے ہو، لہٰذا ہوائی جہاز سے اس قدر اونچائی پر پہونچ کر اگر چاند دیکھا جائے جس سے مطلع بدل جاتا ہے، وہ وہاں کی زمین والوں کے لئے معتبر رؤیت قرار نہیں پائے گی۔

۸۔ریڈیو سے رؤیت ہلال کا اعلان خبر ہے، شہادت اصطلاحی نہیں ہے، ریڈیو کی مطلقاً اجمالی خبر کہ فلاں شہر میں چاند دیکھا گیا یا کل عید منائی جائے گی، قابل قبول نہیں ہے، اور صرف اس طرح کی خبر پر صوم یا افطار صوم درست نہیں ہے، اسی طرح ایک ہی جگہ کی خبر کے متعلق مختلف شہروں کے ریڈیو کا اعلان بھی قابل توجہ نہیں ہے۔

۹۔ریڈیو کے جس اعلان پر صوم یا افطار صوم کا حکم دیا جائے گا اس کے لئے ضروری یہ ہے کہ تفصیلی ہو اور ذمہ دار علماء کی طرف سے ہو، یا کم از کم ان کی ذمہ داری کے حوالہ سے ہو کہ انہوں نے باضابطہ شرعی شہادت لے کر چاند کے ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے، مثلاً کوئی مسلمان ریڈیو اسٹیشن سے یہ اعلان کرے کہ ہمارے شہر کی فلاں ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء یا قاضی شریعت (بتصریح نام) نے ثبوت شرعی کے بعد رؤیت ہلال کا اعلان کر دیا ہے، اس طرح کی صراحت کے ساتھ اعلان پر صوم اور افطار صوم درست ہے۔

۱۰۔ریڈیو پر اعلان کرنے والا اگر کوئی متدین مسلمان نہ ہو بلکہ ریڈیو کا غیر مسلم ملازم ہو اور وہ خبر کسی ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء یا قاضی شریعت (بتصریح نام) کے فیصلہ کا اعلان کرے تو بھی یہ خبر قابل تسلیم ہوگی، اور صوم وافطار صوم کا حکم درست ہوگا، جس طرح توپ کی آواز اور ڈھنڈورچی کے اعلان پر فقہاء صوم وافطار صوم جائز قرار دیتے ہیں۔

۱۱۔مگر یہ واضح رہے کہ ریڈیو کی خبر سن کر ہر شخص کو بطور خود فیصلہ کا اختیار نہ ہوگا، کیونکہ وہ خبر کی شرعی حیثیت کو نہیں سمجھ پائے گا، اس لئے سننے والوں کا فرض ہوگا کہ اپنے یہاں کے ذمہ دار علماء کی طرف رجوع کریں، اور ان کے فیصلہ پر عمل کریں، یہ مسئلہ شرعاً انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ہے۔

۱۲۔پاکستان اور دیگر قریبی ممالک کے ریڈیو کا اعتبار بھی اس وقت ہوگا جب اس کی اطلاع اصول واحکام مذکور کے مطابق ہو۔

۱۳۔مختلف شہروں کے ریڈیو الگ الگ خبر دیں کہ یہاں یہاں چاند دیکھا گیا تو اس تعدد خبر کی بنیاد پر غور کر کے فیصلہ کرنا کہ یہ خبر مستفیض ہے یا نہیں؟ اور یہ اعلان قابل اعتبار ہے یا نہیں؟ علماء کا کام ہے، عوام کا فیصلہ قابل قبول نہ ہوگا۔

۱۴۔تار، خط، ٹیلی فون کی خبر معتبر نہیں ہے، ہاں اگر خصوصی انتظام کے تحت متعدد جگہوں سے متعدد تار، ٹیلیفون اور خطوط آئیں اور علماء محسوس کریں کہ ان سے ظن غالب پیدا ہوتا ہے، تو اس بنیاد پر علماء کا فیصلہ قابل قبول ہوگا۔

دستخط:

۱۔مولانا ابوالحسن علی ندوی

۲۔مولانا معین الدین احمد ندوی

۳۔مولانا محمد ظفیر الدین

۴۔مولانا محمد منظور نعمانی

۵۔مولانا عون احمد قادری

۶۔مولانا اویس ندوی

۷۔مولانا عمران خان ندوی

۸۔مولانا مجیب اللہ ندوی

۹۔مولانا عتیق الرحمٰن عثمانی

۱۰۔محمد اسحاق ندوی